76413 ـ منگنی کے وقت سورة الفاتحہ پڑھنا

سوال

میری شادی ہونے والی ہے، جس ملك میں میری شادی ہو گی وہاں نکاح میں سورة الفاتحہ پڑھنے کا رواج ہے، جب ہمارے ملك میں کوئی بھی شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ سورة الفاتحہ پڑھتے ہیں، اور اس تقریب میں کچھ مردوں کو دعوت دی جاتی ہے جس میں مٹھائی اور مشروبات پیش کیے جاتے ہیں کیا یہاں سورة الفاتحہ پڑھنا سنت ہے اور ایسا ہے تو ایسا کرنے کے نتیجہ میں کیا مرتب ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عقد نکاح یا منگنی میں سورة فاتحہ پڑھنا سنت نہیں بلکہ یہ بدعت ہے، کیونکہ قرآن مجید کی اعمال میں کوئی آیت یا سورة کی بغیر دلیل تخصیص کرنا جائز نہیں.

ابو شامہ المقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عبادات کو ان اوقات کے ساتھ مخصوص نہیں کرنا چاہیے جس کی تخصیص شریعت نہ ہو، چنانچہ مکلف کو تخصیص کا منصب حاصل نہیں، بلکہ یہ شارع کو حاصل ہے " انتہی

دیکھیں: الباعث علی انکار البدع و الحوادث (165).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا منگنی کے وقت سورة فاتحہ پڑھنا بدعت ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" عورت کے ساتھ مرد کی منگنی یا نکاح کے وقت سورة فاتحہ پڑھنا بدعت ہے " انتہی

سورة فاتحہ پڑھنے کی نتیجہ میں عقد نکاح کے احکام میں سے کوئی حکم مرتب نہیں ہوتا، اس لیے سورة فاتحہ پڑھنے کا معنی یہ نہیں کہ اس سے عقد نکاح مکمل ہوتا ہے، بلکہ عقد نکاح میں ایجاب و قبول اور ولی اور گواہ کا اعتبار ہوتا ہے.

عقد نكاح كے وقت سنت تو يہ ہے كہ خطبہ حاجت پڑھا جائے، جو درج ذيل حديث ميں بيان ہوا ہے:

عبد اللہ بن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں:

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہميں نكاح وغيرہ ميں خطبہ حاجت پڑھنے كى تعليم دى وہ خطبہ درج ذيل ہے:

"إنَّ الحمدَ لِلَّهِ ، نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغفِرُهُ ، وَنَعُوذُ بِهِ مِن شُرُورِ أَنفُسِنَا ، مَن يَهدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ ، وَمَن يُضلِل فَلَا هَادِيَ لَه ، وَأَشهَدُ أَن لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ وَرَسُولُه "

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً

بلا شبہ سب تعريفات اللہ تعالى كے ليے ہيں، ہم اس سے مدد مانگتے اور اسى سے بخشش طلب كرتے ہيں، اور اللہ سے پناہ مانگتے ہيں اپنے نفسوں كى شرارتوں اور اپنے برے اعمال سے، جسے اللہ راہ دكھائے اسے كوئى گمراہ نہيں كر سكتا، اور جسے اللہ گمراہ كر دے اسے كوئى ہدايت نہيں دے سكتا، اور ميں گواہى ديتا ہوں كہ معبود برحق صرف اللہ تعالى ہے وہ اكيلا ہے، اس كا كوئى شريك نہيں، اور ميں گواہى ديتا ہوں كہ محمد صلى اللہ عليہ وسلم اس كے بندے اور اس كے رسول ہيں.

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہيں ايك جان سے پيدا كيا اور پھر اس جان سے اس كى بيوى كو بنايا اور پھر ان دونوں سے بہت سارے مرد ا ور عورتيں پيدا كيں اور انہيں (زمين پر) پھيلايا، اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس كے ذريعہ (جس كے نام پر) تم ايك دوسرے سے سوال كرتے ہو اور رشتوں (قطع كرنے سے) ڈرتے رہو، بے شك اللہ تمہارى نگرانى كر رہا ہے .

اے ايمان والو! اللہ سے ڈرو جيسا كہ اس سے ڈرنے كا حق ہے، اور تمہيں موت بھى اس حالت ميں آئے كہ تم مسلمان ہو .

اے ايمان والو! اللہ سے ڈرو اور ايسى بات كہو جو سچى اور محكم ہو، اللہ تمہارے اعمال كى اصلاح كر ديگا، اور تمہارے گناہوں كو معاف فرمائيگا، اور جس شخص نے اللہ اوراس كے رسول كى اطاعت كى تو اس نے بڑى كاميابى حاصل كى .

سنن ابو داود حدیث نمبر (2118) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

چنانچہ لوگوں نے اس سنت کو چھوڑ کر اور اس سے اعراض کر لیا اور اس کی بجائے بدعت کو اپنا لیا ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ان کے دین کی طرف بہتر اور اچھی طرح لوٹائے.

واللہ اعلم .